© rasailojaraid.com

حدیث کا درایتی معیار

(داخلی فہم حدیث)

(۴)

مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

چند وہ قوتیں جن سے نیکی وبدی کے تار کا اصل تعلق ہے

ذیل میں چند ان قوتوں کی کسی قدر تشریح کی جاتی ہے جن سے نیکی وبدی کے تار کا اصل تعلق ہے اور جن کا اثر دوسری قوتوں پر پڑتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

(۱) روح

(۲) عقل

(۳) قلب اور

(۴) نفس

ان قوتوں کی تشریح میں کافی بحثیں ہیں یہاں صرف اس قدر جان لینا کافی ہے کہ ہر قوت کی تکوین میں کمی وکیفی فرق کے ساتھ نورانی (انسانی) ومادی دونوں بنیادیں موجود ہیں جن سے نیکی وبدی کے "تار" کا تعلق ہے۔ جدید ماہرین نفسیات وعضویات چونکہ مادی بنیاد ہی سے بحث کرتے ہیں نورانی تک ان کی رسائی نہیں ہو سکی اس لئے مادی ثبوت کی ضرورت نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے البتہ ہر ایک میں نورانی بنیاد کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

روح میں نورانی بنیاد کی آمیزش

(۱) روح سے مراد وہ قوت ہے جس کے ذریعہ حیاتِ انسانی قائم ہے قرآن حکیم میں روح کے متعلق ایک سوال وجواب اس طرح مذکور ہے:

وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا[1]

لوگ آپ سے "روح" کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟ آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے "امر" سے ہے اور تم بہت تھوڑا علم دئے گئے ہو

یعنی روح انسانی میں ایک نورانی حقیقت کی آمیزش ہے جس کی تعبیر "امر رب" سے کی گئی اور جس کے ادراک کے لئے تمہارا سرمایۂ علم ناکافی ہے۔ اس صورت میں لفظ "من" کو تبعیضیہ ماننا پڑے گا لیکن اس سے معنی ومفہوم میں کوئی خرابی نہ ہوگی۔ روح المعانی میں ہے۔

من امر ربی کلمۃ من تبعیضیۃ وقیل بیانیۃ[2]

"من امر ربی" میں کلمۂ من تبعیضیہ ہے اور بعضوں نے بیانیہ کہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روح کی اس تعبیر سے معنویت حاصل کرکے فرمایا:

الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف[3]

روحوں کی ایک مرتب فوج ہے ان میں جو باہمی مناسبت رکھتی ہیں وہ مل جاتی ہیں اور جن میں یہ مناسبت نہیں ہوتی وہ الگ ہو جاتی ہیں۔

---

[1] بنی اسرائیل ع ۱۰

[2] سید محمد آلوسی۔ روح المعانی ج ۱۵ بنی اسرائیل ع ۱۰

[3] بخاری ومسلم ومشکوٰۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روح کی مختلف گروپ میں تقسیم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روحوں کو مختلف گروپ (جس طرح مثلاً خون کے گروپس ہوتے ہیں اور وہی خون دوسرے کے موافق آتا ہے جس کی گروپس میں موافقت ہوتی ہے) میں تقسیم کرکے ان کے درمیان ایک مناسبت قائم کردی گئی ہے۔ نورانی روح کے جس گروپ کو مادّی کے جس گروپ کے ساتھ مناسبت ہوتی وہ اس کے ساتھ مانوس ہوکر مل جاتی اور جس کے درمیان یہ مناسبت نہیں ہوتی وہ اس کے ساتھ نہیں ملتی بلکہ دوسرا گروپ تلاش کرتی ہے۔ "تعارف وتناکر" کی یہ تشریح ایک ہی شخص کی نورانی ومادی روح سے تعلق رکھتی ہے یعنی جن مختلف روحوں کے درمیان مناسبت ہوتی ان میں باہمی انسیت ومحبت کا رشتہ قائم ہوتا اور جن میں یہ مناسبت نہیں ہوتی ان میں یہ رشتہ قائم نہیں ہوتا۔

اہل علم کے چند اقوال ابو البقارؒ کہتے ہیں:

ان الروح ھو الجوھر العلوی الذی قیل فی شانہ قل الروح من امر ربی یعنی انہ موجود بالامر[1]

روح وہ جوہر علوی ہے جس کی شان میں "قل الروح من امر ربی" کہا گیا یعنی وہ امر سے موجود ہے۔

پھر اس کے بعد ہے:

نبالامر توجد الارواح وبالخلق توجد الاجسام المادیۃ[2]

امر سے ارواح (غیر مادی) کا وجود ہوتا اور خلق سے مادی اجسام کا وجود ہوتا ہے۔

امام غزالیؒ نے یہ تعریف کی ہے:

ھو اللطیفۃ العالمۃ المدرکۃ من الانسان[3]۔

روح وہ لطیفہ (باطنی قوت واستعداد) ہے جو علم وادراک کی صفت کے ساتھ متصف ہے۔

---

[1][2] ابو البقار حسینی۔ کلیات ابی البقار فصل الرار۔

[3] الغزالی احیاء علوم الدین جزء ثالث اللفظ الثانی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هو جوهر وليس بعرض[۱] وہ جوہر ہے عرض نہیں ہے۔

یہ جوہر ایسا ہے جو مادہ وکیفیت سے خالی ہے جہت ومکان سے پاک ہے اشیار کے علم کی اس کو قوت ہے ذات الٰہی کی صفات کے ساتھ متصف ہے اس کا تصرف عالم اصغر (جسم) میں ایسا ہی ہے جیسا کہ ذات الٰہی کا تصرف عالم اکبر میں ہے[۲]

شاہ ولی اللہ رح نے یہ تعبیر کی ہے:

وهي كوة من عالم القدس[۳] وہ روح (نورانی) عالم قدس (ماورائے مادہ) کی جانب ایک طاقچہ (دریچہ) ہے

روح کے دو حصے

روح کی نورانی رمادّی بنیاد ہی کی بناء پر اہل علم وکشف سے اس کی دو قسمیں یا دو حصے منقول ہیں مثلاً امام غزالی کی تقسیم یہ ہے:

(۱) روح حیوانی کا تعلق عالم سفلی سے ہے جو بخار کی لطافت سے مرکب ہے

(۲) دوسری روح جس کو ہم نے روح انسانی کہا ہے اس کا تعلق عالم علوی اور ملائکہ کے جواہر سے ہے[۴]

عمر بن محمد شہاب الدین سہروردی نے اس طرح تقسیم کی ہے:

(۱) روح انسانی جو علوی اور آسمانی ہے اس کا تعلق امر خداوندی سے ہے اور (۲) جو روح حیوانی اور بشری ہے اس کا تعلق عالم تخلیق سے ہے تاہم روح حیوانی علوی روح کا مقام ومنزل ہے[۵]

---

[۱] الغزالی المضنون الصغیر فصل قیل لہ الخ ص ۹۱

[۲] الغزالی حل مسائل غامضہ ص ۳ تا ۳۶

[۳] ولی اللہ۔ حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ باب حقیقۃ الروح

[۴] الغزالی۔ کیمیائے سعادت فصل دربیان آنکہ روح حیوانی ازیں عالم سفلی است

[۵] عمر بن شہاب الدین سہروردی۔ عوارف المعارف باب ۵۶ معرفت روح ونفس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شیخ محمد اعلیٰ تھانوی نے یہ قول نقل کیا ہے :

الروح الانسانی السماوی من عالم الامر ای لایدخل تحت المساحۃ والمقدار والروح الحیوانی البشری من عالم الخلق ای یدخل تحت المساحۃ والمقدار[1]	روح انسانی سماوی عالم امر سے ہے یعنی پیمائش ومقدار کے تحت نہیں آتی روح حیوانی بشری عالم خلق سے ہے یعنی وہ پیمائش ومقدار کے تحت آتی ہے ۔

عقل میں نورانی بنیاد کی آمیزش

(۲) عقل سے مراد وہ قوۃ ہے جس کے ذریعہ انسان ان چیزوں کا ادراک کرتا ہے جن کا حواس کے ذریعہ نہیں کر سکتا اس میں نورانی بنیاد کا ثبوت قرآن حکیم کی اس آیت میں ہے :

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی[2]	اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد نکالی اور ان سے انھیں کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں سب نے کہا بیشک آپ ہمارے رب ہیں ۔

حضرت ابی بن کعبؓ سے آیت کی یہ وضاحت مروی ہے :

ثم فجعلهم ازواجا ثم صورهم ثم استنطقهم فتكلموا ثم اخذ عليهم العهد والميثاق[3]	اللہ نے ان کو جمع کیا جوڑے جوڑے بنائے ان کو گویائی دی انھوں نے کلام کیا پھر ان سے عہد و پیمان لیا

---

[1] شیخ محمد اعلیٰ بن علی التھانوی ۔ کشاف اصطلاحات الفنون

[2] الاعراف ع ۲۲

[3] مشکوٰۃ کتاب الایمان بالقدر الفصل الثالث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محدثین نے "فاستنطقہم" کی یہ تشریح کی ہے:

خلق فیہم العقل و طلب منہم النطق[1] — ان میں عقل پیدا کی اور ان سے گویائی طلب کی۔

عقل کی یہ تعریف بھی منقول ہے جس سے نورانی بنیاد کی تائید ہوتی ہے:

العقل جوہر مضیئ خلقہ اللہ فی الدماغ وجعل نورہ فی القلب[2] — عقل ایک روشن کرنے والا جوہر ہے جس کو اللہ نے دماغ میں پیدا کیا اور اس کا نور قلب میں بنایا۔

عقل کا اشرف ترین ثمرہ

نورانی بنیاد ہی کی بنار پر راغب اصفہانی نے عقل کا اشرف ترین ثمرہ اللہ کی معرفت قرار دی

من اشرف ثمرۃ العقل معرفۃ اللہ وحسن طاعتہ و الکف عن معصیتہ[3] — عقل کا اشرف ثمرہ اللہ کی معرفت اس کی حسن طاعت اور اس کی معصیت سے رکنا ہے۔

عقل کے دو حصے

اور اسی بنار پر عقل کی دو قسمیں یا دو حصے منقول ہیں:

(۱) ایک عقل وہ ہے جس کے ذریعہ دنیا کے کاموں پر غور ہوتا

(۲) دوسری عقل وہ ہے جس کے ذریعہ آخرت کے کاموں پر غور ہوتا ہے[4]۔

شاہ ولی اللہ کہتے ہیں:

العقل لہ وجہان وجہ یمیل الی البدن — عقل کے دو رخ ہیں ایک بدن واعضار

---

[1] مرقاۃ حاشیہ مشکوۃ۔ کتاب الایمان بالقدر الفصل الثالث

[2] شیخ محمد اعلی التھانوی کشاف اصطلاحات الفنون

[3] راغب اصفہانی الذریعہ الی مکارم الشریعۃ۔

[4] عمر بن محمد شہاب الدین سہروردی عوارف المعارف باب ۵۶ معرفت روح و نفس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والجوارح و وجہ یمیل الی التجرد (مادیات) کی طرف مائل ہے اور دوسرا تجرد و
والصرافۃ[1] صرافتہ (نورانیات) کی طرف مائل ہے۔

عقل سے متعلق چند حدیثوں کی وضاحت

امام غزالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کئی حدیثیں نقل کی ہیں جن میں تقویٰ، طہارت اور عبادت وغیرہ کی زیادتی کو عقل کی زیادتی کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ حدیثیں بالعموم سند کے لحاظ سے ضعیف ہیں لیکن عقل کی مذکورہ تقسیم کے بعد بڑی حد تک ان کا ضعف دور ہو جاتا ہے جیساکہ درج ذیل حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے:

قالت قلت یا رسول اللہ بم یتفاضل الناس فی الدنیا قال بالعقل۔ قلت و فی الاخرۃ قال بالعقل قلت الیس انما یجزون باعمالھم فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ وھل عملوا الا بقدر ما اعطاھم عزوجل من العقل فبقدر ما اعطوا من العقل کانت اعمالھم و بقدر ما عملوا یجزون[2]

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ کس وجہ سے دنیا میں لوگ فضیلت پاتے ہیں فرمایا عقل سے۔ میں نے کہا کہ آخرت میں کس وجہ سے فضیلت پاتے ہیں۔ فرمایا عقل سے۔ پھر میں نے کہا کہ کیا لوگ اپنے اعمال کا بدلہ نہیں دئے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ لوگ اسی قدر عمل کرتے ہیں جس قدر اللہ نے ان کو عقل دی۔ جس قدر وہ عقل دئے گئے اسی قدر ان کے اعمال ہیں اور جس قدر اعمال ہیں اسی قدر بدلہ دئے جائیں گے۔

دنیا و آخرت میں عقل کی بناء پر فضیلت در اصل اس کی نورانی و مادی بنیاد کا نتیجہ ہے

---

[1] ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ ج المقامات والاحوال

[2] الغزالی۔ احیاء علوم الدین ج ۱۔ الباب السابع بیان شرف العقل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اسی کے لحاظ سے دنیوی و اخروی اعمال صادر ہوتے ہیں جن پر بدلہ دیا جاتا ہے۔

قلب میں نورانی بنیاد کی آمیزش (۳) قلب سے مراد وہ قوت ہے جس سے اچھی بری صفات متعلق ہیں اس میں نورانی بنیاد کا ثبوت یہ ہے:

واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہٖ[1] — اور یقین رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہے۔

دوسری جگہ ہے:

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ[2] — بیشک اس میں اس شخص کے لئے نصیحت ہے جس کے اندر دل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورانی بنیاد ہی کی بنا پر قلبی فیصلہ کو قابل اعتماد ٹھہرایا مثلاً آپ نے فرمایا:

البر ما سکنت الیہ النفس واطمأن الیہ القلب والاثم مالم تسکن الیہ النفس ولم یطمئن الیہ القلب وان افتاک المفتون[3] — نیکی وہ ہے جس سے نفس کو سکون اور قلب کو اطمینان ہو اور برائی وہ ہے جس سے نفس کو سکون اور قلب کو اطمینان نہ ہو اگرچہ مفتی تجھکو فتویٰ دیں۔

دوسری جگہ ہے:

یا وابصۃ استفت نفسک البر ما اطمأن الیہ القلب واطمأنت الیہ النفس والاثم ما حاک فی القلب وتردد — اے وابصہ خود سے فتویٰ طلب کر، نیکی وہ ہے جس سے نفس وقلب کو اطمینان ہو اور برائی وہ ہے جس سے دل میں کھٹک اور تردد پیدا

---

[1] الانفال ع ۳ [2] الذاریات ع ۳

[3] امام احمد۔ مسند احمد ج ۴ من حدیث ابی ثعلبۃ الخشنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فی الصدر وان افتاك الناس[1] ہو اگرچہ تجھکو لوگ فتویٰ دیں۔

قلب میں نیکی و بدی دونوں کی صلاحیتیں

قلب میں دونوں بنیادوں کی موجودگی ہی کی بناء پر امام غزالیؒ نے کہا ہے:

والقلب باصل الفطرة صالح لقبول آثار الملك ولقبول آثار الشيطان صلاحا متسا ويا ليس يترجح احدهما على الآخر[2]	قلب اصل فطرت کے لحاظ سے فرشتے اور شیطان دونوں کے آثار قبول کرنے کی برابر صلاحیت رکھتا ان میں کسی کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہے۔

شاہ ولی اللہؒ کہتے ہیں:

ان القلب له وجهان وجه يميل الى البدن والجوارح ووجه يميل الى التجرد والمرافقة[3]	قلب کے دو رخ ہیں ایک بدن اور اعضاء کی طرف مائل ہے اور دوسرا تجرد و مرافقہ (نورانیات) کی طرف مائل ہے۔

علم و ادراک کا ذریعہ

"قلب" علم و ادراک کا ذریعہ بھی ہے جس سے نورانی بنیاد کا ثبوت ملتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا[4]	ان کے پاس دل ہیں جو سمجھتے نہیں۔
اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا[5]	کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں
فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ[6]	ان کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے

---

[1] امام احمد۔ مسند احمد ج ۴ من حدیث ابی ثعلبة الخشنی

[2] الغزالی۔ احیاء علوم الدین ج ۳ بیان تسلط الشیطن علی القلب بالوساوس

[3] ولی اللہ۔ حجة اللہ البالغة ج ۲ المقامات والاحوال

[4] الاعراف ع ۲۲ [5] محمد ع ۳ [6] منافقون ع ۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ختم اللہ علی قلوبھم[۱] — اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے

ان آیتوں میں سمجھ بوجھ کی اس قسم سے انکار کیا گیا جس کا تعلق نورانی بنیاد سے ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف حدیثوں میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے مثلاً

اذا اراد اللہ بعبد خیرا جعل لہ واعظا من قلبہ[۲] — جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک واعظ مقرر کر دیتا ہے

من کان لہ من قلبہ واعظ کان علیہ من اللہ حافظ[۳] — جس شخص کے دل میں واعظ ہوتا ہے اللہ کی جانب سے اس پر محافظ مقرر ہوتا ہے۔

قلب المومن اجرد فیہ سراج یزھر[۴] — مومن کا دل مجرّد ہے جس میں چراغ چمکتا ہے۔

شرح صدر کے بارے میں آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

ھو نور یقذفہ اللہ تعالیٰ فی الصدر[۵] — وہ ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ سینہ میں ڈالتا ہے۔

اس سلسلہ کی بعض حدیثیں اگرچہ سند کے لحاظ سے ضعیف سمجھی جاتی ہیں لیکن نورانی بنیاد تسلیم کرنے کے بعد معنی ومفہوم میں کوئی دشواری نہیں رہتی۔ واعظ، سراج اور نور وغیرہ قسم کے الفاظ دراصل نورانی بنیاد ہی کی مختلف تعبیرات اور مختلف شکلیں ہیں۔

نفس میں نورانی بنیاد کی آمیزش

(۴) نفس سے مراد وہ قوت ہے جو اچھی بری خواہشات کا مرکز ہے۔ قرآن حکیم نے نفس کی تین حالتیں بیان کی ہیں جن سے نورانی بنیاد کا ثبوت ملتا ہے۔

(۱) مطمئنہ۔ جس میں نورانی اثرات کو غلبہ ہوتا ہے۔

---

[۱] البقرہ ع ۱ [۲،۳،۴] الغزالی۔ احیاء علوم الدین ج ۳ عجائب اوصاف القلب

[۵] الغزالی۔ المنقذ من الضلال۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً [1] — اے مطمئن نفس اپنے رب کی طرف چل تو اس سے راضی ہے وہ تجھ سے راضی ہے۔

(۲) امّارہ ۔ جس میں مادّی اثرات کو غلبہ ہوتا ہے۔

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ [2] — بیشک نفس تو برائی کا حکم دینے والا ہے مگر جو میرے رب نے رحم کر دیا۔

(۳) لوّامہ ۔ جس میں دونوں کے درمیان کشمکش رہتی اور جب نورانی اثرات کا غلبہ ہوتا ہے تو کوتاہیوں پر خود کو ملامت کرتا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ [3] — برائی پر ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے بھی ثبوت ملتا ہے۔

اللھم آت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا وانت ولیھا ومولٰھا [4] — اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عنایت فرما۔ اور آپ اس کا تزکیہ کر دیجئے۔ آپ تزکیہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں۔ اور آپ ہی اس کے ولی و کارساز ہیں۔

ایک حدیث میں نورانی و مادّی بنیاد کی طرف اشارہ

درج ذیل حدیث میں نورانی و مادّی دونوں بنیاد کی طرف اشارہ ہے:

ان للشیطان لمة بابن آدم وللملك لمة فاما لمة الشیطان فایعاد بالشر — شیطان اور فرشتہ دونوں کو انسان کے اندر تصرف کا اختیار ہے شیطان کا تصرف شر کی طرف

---

[1] الفجر ع ۱ [2] یوسف ع ۷ [3] القیٰمة ع ۱

[4] مسلم و مشکٰوة باب الاستعاذة الفصل الاول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وتکذیب بالحق واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انہ من اللہ وجد اللہ ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللہ من الشیطان الرجیم[1]

رغبت دلانا اور حق کو جھٹلانا ہے اور فرشتہ کا تصرف خیر کی طرف رغبت دلانا اور حق کی تصدیق ہے جو شخص فرشتہ کے تصرف کو محسوس کرے تو اس کو اللہ کی طرف سے سمجھے اور اللہ کی حمد کرے اور جو شخص شیطان کے تصرف کو محسوس کرے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے

علامہ ابن قیم کے بیان سے تائید علامہ ابن قیم کے بیان سے بھی تائید ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

وقد امتحن اللہ سبحانہ الانسان بھاتین النفسین الامارۃ واللوامۃ کما اکرمہ بالمطمئنۃ

اللہ نے نفس امارہ اور لوامہ کے ذریعہ انسان کی آزمائش کی جیسا کہ مطمئنہ کے ساتھ اس کو عزت دی۔

پھر اس کے بعد ہے:

اید المطمئنۃ بجنود عدیدۃ فجعل الملک قرینھا

مطمئنہ کی اس نے متعدد لشکروں سے مدد کی اور فرشتہ کو ہمنشیں بنایا۔

واما النفس الامارۃ فجعل الشیطان قرینھا[2]

لیکن نفس امارہ کا ہمنشین شیطان کو بنایا۔

فرشتہ و شیطان کی ہمنشینی دراصل نورانی و مادی بنیاد ہی کا اثر ہے۔

مذکورہ تصریحات سے ظاہر ہے کہ روح، عقل، قلب اور نفس تینوں میں مادی بنیاد کے ساتھ نورانی بنیاد موجود ہے جن سے نیکی و بدی کے تار کا تعلق ہے۔ لیکن چونکہ ہر قوت کے دائرے کار اور مادی بنیاد کی نوعیت میں فرق ہے اس لئے اس کی مناسبت سے کیفی فرق کے ساتھ نورانی بنیاد کی آمیزش کی گئی اور یکسانیت کو نہیں ملحوظ رکھا گیا جیسا کہ ہر ایک کے مظاہرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ (باقی)

---

[1] مشکوۃ باب فی الوسوسہ [2] ابن قیم کتاب الروح المسألۃ الحادیۃ والعشرون

© rasailojaraid.com